نظریات اور ممالک نے اہمیت دی ہے۔ اسلام انسانی زندگی کے لیے ایک مکمل نظام رکھتا ہے اس لیے اس میں بھی حقوق العباد کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے، ان کی ادائیگی کو لازم کیا گیا ہے اور اس سے چشم پوشی پر سرزنش کی گئی ہے۔ زیر نظر کتاب میں حقوق العباد پر عصری تناظر میں بحث کی گئی ہے۔

ابتدا میں سماجی خدمات پر ایک تاریخی نظر ڈالی گئی ہے اور انھیں انجام دینے والوں کی سوچ اور مقاصد سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ خاص طور پر ہندوستان میں برہمن ازم، گاندھی واد اور عیسائی مشنریوں کے اندازِ فکر، محرکات اور طریقۂ کار کی وضاحت کی گئی ہے نیز سماجی خدمات میں مصروف معاصر اداروں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد اس موضوع کا اسلامی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اسلام میں انسانوں کی خدمت پر کتنا زور دیا گیا ہے اور اس سے روگردانی کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟ اسلامی تعلیمات سے تحریک پا کر مسلمانوں نے ماضی میں خدمتِ خلق کے کیا کیا کام انجام دیے ہیں؟ مصنف نے قرآن و حدیث اور صدرِ اول کے واقعات کے ذریعہ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آخر میں افسوس کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ دور میں امتِ مسلمہ نے اس کام کو خاطر خواہ اہمیت نہیں دی ہے۔

یہ کتابچہ اپنے موضوع پر مفید معلومات پیش کرتا ہے۔ البتہ اس میں آیات اور احادیث وغیرہ کے حوالوں کا اہتمام نہیں ہے۔ بعض مقامات پر (مثلاً ص ۳۵، ۳۹، ۴۶) آیات کو صحیح نقل نہیں کیا گیا ہے۔ زبان و بیان اور پروف کی غلطیاں بھی کھٹکتی ہیں۔ اس موضوع پر کئی سال قبل ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی سے مولانا سید جلال الدین عمری کی کتاب "اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور" (صفحات ۱۷۶) شائع ہو چکی ہے جس میں بنیادی مصادر کی روشنی میں اسلام میں خدمتِ خلق کی اہمیت اور اس کے مختلف پہلوؤں پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)